بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. S. No. 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

منگل

۱۲ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی - اے

جلد ۶ | ۲۲ تبوک ۱۳۳۲ ہش - ۲۲ ستمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۴۵

افغانستان میں نئی کابینہ کا اعلان کر دیا گیا

کابل ۲۱ ستمبر - افغانستان کے نئے وزیر اعظم سردار داؤد خان نے اپنی کابینہ مرتب کر لی ہے۔ چنانچہ کابل ریڈیو نے کل رات نئی کابینہ کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ سردار داؤد خان وزیر اعظم کے علاوہ وزیر داخلہ بھی ہوں گے۔ سردار علی محمد خان اور سردار محمد نعیم خان کو نائب وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ کا قلمدان بھی سردار محمد نعیم خان کو سونپا گیا ہے۔ ان کے علاوہ کابینہ میں تین اور وزراء بھی شامل کئے گئے ہیں۔ افغانستان کے سابق وزیر اعظم شاہ محمود خان خرابی صحت کی بنا پر اس مہینے کی سات تاریخ کو مستعفی ہو گئے تھے۔ ان کا استعفےٰ منظور کر لینے کے بعد افغانستان کے بادشاہ ظاہر شاہ نے سردار داؤد خان کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی تھی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

(ربوہ ۱۹ ستمبر بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کھانسی زکام اور پاؤں میں درد کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

وفد پارٹی کے سابق صدر نحاس پاشا اور متعدد دیگر مصری راہنماؤں کو نظر بند کر دیا گیا

ان پر قومی مفاد کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھنے کا الزام لگایا گیا ہے

قاہرہ ۲۱ ستمبر معلوم ہوا ہے جنرل نجیب کی حکومت نے مصر کے متعدد ممتاز سیاسی راہنماؤں کو ان کے مکانوں میں نظر بند کر دیا ہے۔ ان راہنماؤں میں وفد پارٹی کے سابق صدر مصطفیٰ نحاس پاشا بھی شامل ہیں۔ نظر بند کئے جانے والے لیڈروں پر مصر کے قومی مفاد کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ایک خاص عدالت ان کے مقدمہ کی سماعت کرے گی۔ جو چند دن قبل قائم کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ نحاس پاشا کی اہلیہ سابق شاہ فاروق کے اعلیٰ مشیر اور ان کے رشتے کے ایک دور بھائی کو بھی نظر بند کر دیا گیا ہے۔

ڈربن میں ہندوستانیوں کے خلاف بلوے شروع ہو گئے

افریقیوں نے ہندوستانیوں کے مکان نذر آتش کر دئیے متعدد دوکانیں لوٹ لیں

جوہنسبرگ ۲۱ ستمبر - کل رات ڈربن میں ہندوستانیوں کے خلاف بلوے شروع ہو گئے۔ ایک افریقی لڑکا ایک ہندوستانی کی موٹر کار کے نیچے آ کر بری طرح زخمی ہو گیا تھا۔ اس پر افریقیوں نے ہندوستانیوں کے مکانات کو لوٹنا اور ان میں آگ لگانی شروع کر دی متعدد دوکانیں بھی لوٹ لی گئیں۔ افریقیوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ شہر کے ہندوستانی علاقے میں گشت لگا کر لوٹ مار کرتے رہے۔ انہوں نے پولیس کی گاڑیوں پر بھی پتھر پھینکے۔ پولیس کو حکم دے دیا گیا تھا کہ اگر کوئی افریقی کسی مکان کو آگ لگاتا ہوا یا لوٹتا ہوا نظر آئے اسے گولی مار دی جائے۔ نقصان کی تفصیلات کا ابھی صحیح علم نہیں ہوا۔ جنوری ۱۹۴۹ء کے بعد اتنا بڑا بلوہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ ۱۹۴۹ء کے بلووں میں ۵۰ ہندوستانی ۸۷ افریقی اور ایک یورپین باشندہ ہلاک ہوا تھا۔ علاوہ ازیں ۳۰۰ عمارتیں بالکل تباہ ہو گئی تھیں۔ اور قریباً ۱۷۰۰ عمارتوں کو نقصان پہنچا تھا۔

خان جلال الدین خان کو صوبائی اسمبلی کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا گیا

پشاور ۲۱ ستمبر - حکومت سرحد کے سابق وزیر خان محمد جلال الدین خان کو انتخابی ٹربیونل نے صوبائی اسمبلی کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور چھ سال کے لئے ہر قسم کے انتخابات میں حصہ لینے کے نا اہل قرار دیا ہے۔ ان پر رشوت خوری اور بد دیانتی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

روس کے سابق وزیر داخلہ مسٹر بیریا اور ان کے چار ساتھی فرار ہو گئے

ماسکو ۲۰ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ روس کے سابق وزیر داخلہ مسٹر بیریا اپنے چار دوسرے ساتھیوں کے ساتھ قید خانے سے فرار ہو گئے ہیں۔ اور وہ کسی دوسری مغربی حکومت کی پناہ میں چلے گئے ہیں۔

ونوبا بھاوے پر حملہ کرنے والے چھ پنڈتوں کی گرفتاری

پٹنہ ۲۱ ستمبر - پرسوں دیوگھر میں ونوبھاوے اور ان اچھوت ساتھیوں پر جن پنڈتوں نے حملہ کیا تھا پولیس نے ان میں سے چھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ونوبا بھاوے بعض اچھوتوں کو لے کر بیدیا ناتھ مندر میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ پنڈتوں کو مندر میں اچھوتوں کے داخلے پر اعتراض تھا چنانچہ انہوں نے حملہ کر کے ان اچھوتوں کو خوب زد و کوب کیا۔ اور اس طرح مندر میں داخل ہونے کی کوشش کو ناکام بنا دیا

(صفحہ ۸ پر بھی ملاحظہ فرمائیں)

مبلغ بورنیو سنگاپور پہنچ گئے

سنگاپور ۱۹ ستمبر (بذریعہ ڈاک) مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو جو پاکستان واپس آنے کے لئے ۱۳ ستمبر کو بورنیو سے روانہ ہوئے تھے ۱۷ ستمبر کو سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔ اب یہاں سے ۴ اکتوبر کو ایم وی وکٹوریہ جہاز پر پاکستان کے لئے روانہ ہوں گے۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کی بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا فرمائیں

شاہ نیپال علاج کے لئے باہر جا رہے ہیں

کھٹمنڈو ۲۱ ستمبر - نیپال کے بادشاہ تری بھون نے تین ممبروں کی ایک کونسل مقرر کی ہے۔ جو ان کی عدم موجودگی میں ان کی بجائے کام کرے گی وہ خود علاج کے لئے باہر جا رہے ہیں آج انہوں نے کونسل کے ممبروں سے حلف اٹھوایا

نہر سویز کے مستقبل کے متعلق غیر رسمی گفت و شنید آج پھر شروع ہو رہی ہے

قاہرہ ۲۱ ستمبر نہر سویز کے مستقبل کے متعلق برطانیہ اور مصر کے نمائندوں کے درمیان آج سے پھر غیر رسمی بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ مصریوں کا کہنا ہے۔ کہ بات چیت اب نازک مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔

مصری پولیس نے کل متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ ان میں شہزادہ عباس حلیم بھی شامل ہیں۔ جو سابق شاہ فاروق کے رشتے کے بھائی ہیں۔ مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صالح سلیم نے اخباروں کو خبر دار کیا ہے۔ کہ اگر کسی اخبار نے حکومت کے خلاف شر انگیز پراپیگنڈا کیا۔ تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ابتداءً ایسے اخبار کی اشاعت ایک ماہ کے لئے بند کی جائے گی۔ لیکن اگر اخبار میں پھر بھی قابل اعتراض مضامین شائع ہوئے۔ تو اخبار ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائیگا۔

کومنتانگ حکومت جوابی کارروائی پر غور کر رہی ہے

فارموسا ۲۱ ستمبر - برما نے کومنتانگ فوجوں کے انخلاء کے متعلق اقوام متحدہ سے جو مطالبات کئے ہیں۔ فارموسا کی حکومت ان کے سلسلے میں جوابی کارروائی پر غور کر رہی ہے۔ نیشنلسٹ چین کی حکومت کے ایک ترجمان نے اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ بنکاک کانفرنس کی ناکامی کی ذمہ داری برما پر عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ اقوام متحدہ میں کومنتانگ نمائندے کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ اس بارے میں فوری کارروائی عمل میں لائے۔

مجلس پاکستان کا اجلاس

آج سے شروع ہو رہا ہے

کراچی ۲۱ ستمبر - مجلس دستور ساز کا کل سے یہاں اہم اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ خیال ہے کہ اس میں جزوی دستور پیش کیا جائے گا۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون اجلاس میں شرکت کے لئے لاہور سے کل کراچی پہنچ گئے ہیں۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین اور دوسرے اراکین بھی آج شام تک کراچی پہنچ جائیں گے۔

مجرم جنگی قیدیوں کے خلاف ہندوستانی فوج مقدمہ چلائیگی

پوسان ۲۱ ستمبر - کوریا میں مقیم ہندوستانی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کوریا کے جن جنگی قیدیوں نے گھر واپس جانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور جو ان دنوں ہندوستانی فوج کی نگرانی میں ہیں۔ اگر وہ کسی قسم کے جرائم کے مرتکب ہوئے تو ہندوستانی فوج ان پر مقدمہ چلائے گی۔ اور سنگین جرائم کی صورت میں ان کے خلاف کورٹ مارشل کا حکم بھی دیا جائے گا۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۲ر تبوک ۱۳۳۳ھش

پنڈت جی کی غلط فہمی

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں ایک بحث کے دوران میں مسئلہ کشمیر کے متعلق فرمایا ہے کہ:۔

"پاکستان کے ذمہ دار لیڈروں اور اخبارات نے بلاوجہ کشمیر کے سلسلہ میں بھارت کے خلاف پروپیگنڈا کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے اب کشمیر کا مسئلہ حل کرنا ایک بار پھر مشکل ہو گیا ہے"۔

اگر پاکستان کے ذمہ دار لیڈروں اور اخبارات نے بلاوجہ کشمیر کے سلسلہ میں بھارت کے خلاف پروپیگنڈا کیا ہے۔ تو اس کا جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ اور اگر اس کی وجہ سے جیسا کہ بھارت کے دانشمند وزیر اعظم نے فرمایا ہے مسئلہ کا حل پھر مشکل ہو گیا ہے۔ تو اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے جائز ہے۔ مگر جہاں تک ہمارا مشاہدہ ہے پنڈت جی کو اس بارہ میں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور یا غلط فہمی دلائی گئی ہے۔

یہ درست ہے کہ پنڈت جی اور مسٹر محمد علی وزیر اعظم کے مشترکہ بیان پر پاکستان کے بعض جلد باز لوگوں نے نکتہ چینیاں کی تھیں۔ مگر ان نکتہ چینیوں کا رخ بھارت کی بجائے خود پاکستان کے وزیر اعظم کی طرف تھا۔ چنانچہ مسٹر محمد علی نے ایک تقریر میں جواب باصواب دیا تھا۔ البتہ جنرل نمٹز کے معاملہ میں اپنی اس تقریر میں خود پنڈت جی نے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"مجھ پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ میں نہرو علی معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہا ہوں اور مبہم یا ناجائز طریقے پر نمٹز کا سوال پیدا کر رہا ہوں۔ واقعی میں اس بات پر حیرت زدہ ہوں۔ اب ایسی فضا پیدا ہو گئی ہے کہ میں خط و کتابت کے ذریعہ بھی حالات کو سدھارنے میں مشکل محسوس کرتا ہوں۔ جہاں تک نمٹز کا تعلق ہے وہ قابل تعریف آدمی ہیں۔ میں ان کے خلاف کوئی لفظ کہنے سے نفرت کرتا ہوں۔ میں نے ان سے ملاقات کی۔ اور انہیں قابل قبول پایا۔ مگر سوال یہ ہے کہ چار برس پہلے وہ کشمیر کے ناظم استصواب رائے مقرر کئے گئے۔ اور اقوام متحدہ کی عمارت میں ایک سال تک ان کا آفس رہا۔ تین سال قبل انہوں نے خود کہا تھا کہ اب تک تو کچھ ہوا نہیں ہے۔ اور نہ کچھ جلد ہونے کی امید ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی طرف سے یہ معاملہ ختم کر دیا تھا۔ میں نے مسٹر محمد علی کو بتایا تھا کہ ان تین چار سال میں کیا کچھ ہو چکا ہے"۔

آپ کی تقریر کے مندرجہ بالا حوالے کے آخری الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ پنڈت نہرو تسلیم فرماتے ہیں کہ انہوں نے نمٹز کا سوال اٹھایا تھا۔ اور ان کا مطلب یہی تھا کہ نمٹز کو ناظم استصواب رائے نہ رکھا جائے ورنہ یہ بات کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ "چار سال ہوئے وہ ناظم استصواب ہوئے تھے۔ مگر ایک سال کے بعد انہوں نے خود ہی یہ معاملہ بند کر دیا تھا"۔ ان الفاظ سے پنڈت جی کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ نمٹز کو ناظم استصواب رائے نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے اگر پاکستان کے بعض لوگوں نے پنڈت جی کی اس خواہش پر نکتہ چینی کی تو اسکو کم از کم بلاوجہ نکتہ چینی نہیں کہا جا سکتا۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ صرف ایسا کہنے سے پنڈت جی نہرو علی معاہدہ کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن پنڈت جی کو خود ہی خیال فرمانا چاہیئے کہ جنرل نمٹز کا جس طرح انہوں نے ذکر فرمایا اس سے پاکستان کے ذمہ دار لیڈر اور اخبارات سوائے اس کے اور کیا نتیجہ نکال سکتے تھے کہ پنڈت جی ان کو کسی وجہ سے اب ناظم استصواب رائے نہیں رکھنا چاہتے حالانکہ بھارت کی طرف سے پہلے خود نہرو جی ہی ان کو قبول فرما چکے ہیں۔ خواہ اس کو چار سال کا عرصہ ہی ہو چکا ہو۔ اور خواہ جیسا کہ پنڈت جی نے فرمایا ہے۔ خود جنرل نمٹز نے ہی ایک سال کے بعد یو۔ این۔ او میں اس وجہ سے اپنا دفتر بند کر دیا۔ کہ ابھی ان کی جلد ضرورت نہیں پیش آئے گی۔ پنڈت جی کا یہ فرمانا کہ "جنرل نمٹز نے اپنی طرف سے اس معاملہ کو ختم کر دیا تھا"۔ اول تو یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ محض اس لئے اپنا دفتر بند کر دینے سے کہ ابھی ان کی جلد ضرورت نہیں میسر آئے گی۔ یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ انہوں نے اس معاملہ کو اپنی طرف سے ختم کر دیا تھا۔ دوسرے اگر یہ صحیح ہو بھی تو وہ بغیر فریقین یا یو۔ این۔ او کو علم کرانے کے خود بخود اس معاملہ کو کس طرح ختم کر سکتے تھے۔ جب تک وہ باقاعدہ طور پر اس معاملہ سے فراغت نہ حاصل کریں۔ ان کے متعلق ایسا اظہار خیال جس کو انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے کیا سوائے اس شبہ کے پیدا کرنے کے اور کیا کر سکتا ہے۔ کہ پنڈت جی اب اس شخص کا ناظم استصواب رہنا پسند نہیں فرماتے۔ جن کو انہوں نے خود قبول فرمایا تھا۔ اس سے ہمارا مطلب خدانخواستہ یہ نہیں ہے کہ ہم پنڈت جی کو انہی کے الفاظ سے قائل کر کے انہیں جھٹلانا چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ چونکہ اس بارہ میں پاکستان کے ذمہ دار لیڈروں اور اخبارات نے جو نکتہ چینی کی تھی۔ وہ پنڈت جی ہی کے الفاظ سے پیدا ہوئی تھی۔ . . . . اس لئے پنڈت جی کو چاہیئے کہ وہ ان لیڈروں اور اخبارات کو معذور خیال کریں۔ اور یہ نہ فرمائیں کہ اس کی وجہ سے

"اب کشمیر کا مسئلہ حل کرنا ایک بار پھر مشکل ہو گیا ہے"۔

اگر جیسا کہ پنڈت جی نے اس تقریر میں فرمایا ہے کہ

"ہم کشمیر پر طاقت کے ذریعہ قابض ہونا نہیں چاہتے۔ بلکہ کشمیری عوام سے ان کے مستقبل کا فیصلہ چاہتے ہیں"۔

درست ہے تو ہم کو توقع رکھنی چاہیئے کہ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ

"مسٹر محمد علی نے اور میں نے نہایت دوستانہ انداز میں الجھنوں سے نکلنے کی کوشش کی تھی"۔

آپ اس کوشش کو کامیاب بنانے اور جو فضا خراب ہو گئی ہے اس کو صحیح کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں گے۔ تاکہ یہ مسئلہ جلد از جلد طے ہو جائے۔ اور اس کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں ختم

غنڈہ گردی کی روک تھام

پچھلے سال دار الحکومت کراچی کے لئے "ناپسندیدہ افراد کے کنٹرول کا قانون" پاس ہونے کے بعد کراچی میں آوارہ اور غنڈہ قسم کے لوگوں کی روک تھام اور ان کی حرکات پر نگرانی کا کام تیز تر ہو گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں حال ہی میں کراچی پولیس کا ایک خاص شعبہ اسی غرض کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ تا وہ اس قانون کا بہتر نفاذ کرا سکے اور زیادہ توجہ کے ساتھ صحیح فوائد اور بہتر نتائج حاصل کئے جا سکیں۔ سید قیصر رضا صاحب جو اس شعبہ کے نگران ہیں۔ ان کی طرف سے اس سلسلہ میں اخبارات کے ذریعہ عوام سے تعاون کی درخواست کی گئی ہے۔ جس میں آپ نے نہ صرف عوام کو وہ ذرائع ہی بتائے ہیں۔ جن سے وہ پولیس کی اس غرض کے لئے امداد کر سکتے ہیں۔ بلکہ بڑی شرح و بسط کے ساتھ ایسے امور بھی بیان کر دیئے ہیں۔ جن سے اس قسم کے سوسائٹی کے لئے نقصان رساں وجودوں کی نشان دہی بھی ہو سکے۔ اور وہ پہچانے جا سکیں۔ اسی طرح ان برائیوں کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ جن کی روک تھام کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے۔ تا کہ عوام اس قانون کی صحیح غرض و غایت اور مقصد کو بھی سمجھ لیں۔ اور اس کے پیش نظر معاشرہ کو صاف تر کرنے کے لئے پولیس کی امداد کر سکیں۔ آپ نے اپنی اپیل میں کہا ہے:۔

"غنڈہ گردی کو روکنے کے لئے جو قانون بنایا گیا ہے۔ وہ ان سب نازیبا حرکتوں کو روکنا چاہتا ہے۔ جن سے آپ لوگوں کو ان کھلے اور چھپے غنڈوں کے ہاتھوں اپنے گھروں کے نزدیک بازاروں میں شاہراہوں پر، عام تفریح کے مقامات پر، عدالتوں میں مختلف محکموں اسکول اور کالجوں میں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور جن کے متعلق ان آوارہ شوقین مزاج لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کی ان ذلیل حرکتوں پر ان سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ آپ کی حکومت اس نئے قانون کے ذریعہ سے یہ انتظام کرنا چاہتی ہے۔ کہ ان برائیوں اور برائی کرنے والوں کی جڑیں ہی اکھاڑ پھینکی جائیں۔ اس لئے محکمہ میں ایسے سب اشخاص کی فہرست مکمل ہو رہی ہے۔ کہ جن کے متعلق غنڈہ گردی کی شکایتیں پولیس سٹیشنوں میں موجود ہیں۔ جن بدمعاشوں کا نام کسی وجہ سے آج تک پولیس رجسٹر میں نہیں آ سکا۔ ان کے لئے پبلک سے درخواست ہے۔ کہ وہ جلد از جلد خود آ کر یا تحریر کرنے کے ذریعہ اس محکموں کو ان ناموں اور ان کی حرکتوں سے آگاہ کرے تاکہ ضروری باز پرس کے بعد ان ناموں کو بھی غنڈہ فہرست میں لے لیا جائے۔ جو لوگ کہ ہماری فہرست پر آ جاتے ہیں، ان کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب مجرم کو پہلی غلطی پر ضمانت کی رقم کے ساتھ ساتھ سخت تاکید اور پھر دوبارہ اسی غلطی پر ضمانت ضبط کرنے کے علاوہ ایسی سزائیں بھی صادر فرماتے ہیں۔ کہ جن کی رو سے غنڈہ اشخاص کی حرکات و سکنات پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔

اب آپ پوچھیں گے کہ وہ کون کون سی حرکات ہیں جن کے کرنے سے کسی آدمی کا نام

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو تقویٰ کے قلعہ میں آجاتا ہے وہ تمام مصائب سے محفوظ ہو جاتا ہے

انسان کی نیکیوں کے دو حصے

"انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور تکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ ایک حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہوتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے۔ کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے

کب انسان کا ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے؟

بات یہ ہے۔ کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشا کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں۔ وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے۔ کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے مثلاً غصہ میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے۔ جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو۔ کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا۔ اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کریگا۔ تو یقینی امر ہے۔ کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی۔ جیسے فرمایا۔ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (س-۷) سو اگر ہم یہ ارادہ کریں۔ کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے۔ تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔ لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے۔ وہ ضرور نقصان میں ہی پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا۔ کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں۔ وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے۔ وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے۔ جیسے خدا نے فرمایا۔ تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے۔ اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے۔ کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے۔ تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔ لوگ بہت سی مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ لیکن متقی بچائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے۔ وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے۔ کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزاروں مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔ لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے۔ وہ ان سے محفوظ ہے۔ اور جو اس سے باہر ہے۔ وہ ایک جنگل میں ہے۔ جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔"

(ملفوظات صفحہ ۱۳-۱۴)

حضرت ممانی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت کے چند پہلو

(از ملک نذیر احمد صاحب ریاض واقف زندگی)

بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عرفِ عام میں "ممانی جان" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور میں تو ان کے شفقت بھرے سلوک کے باعث ہمیشہ ہی ان کو "امی جان" ہی کہتا رہا ہوں۔

اگر یہ حقیقت ہے۔ کہ انسان کے نیک اعمال اور قابلِ ستائش اوصاف اس کی سیرت کا ایک زریں ورق ہوتے ہیں۔ جس کے آئینہ میں اس کے وجود کے محاسن نظر آتے ہیں۔ تو یقیناً "امی جان" ان وقیع الشان خواتین میں سے تھیں جن کی زندگی کی ہر منزل ہمارے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور ہم اس سے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔

جب میں قادیان حصول تعلیم کی غرض سے آیا۔ اور علم کے ابتدائی مراحل طے کرتا ہوا جامعہ میں پہنچا۔ تو جس ذاتِ گرامی نے اپنے موہ لینے والے اخلاق اور حیرت انگیز علمی تفوق و برتری سے میرے دل کی گہرائیوں میں احترام کے غیر فانی نقوش چھوڑے۔ وہ حضرت علامہ میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات تھی۔ چنانچہ آپ کی وساطت سے پھر حضرت امی جان رض کے علم و فضل سے مستفید ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بلکہ مجھے تو اس اعزاز پر بجا ناز ہے۔ جو مجھے آپ کے ہاں گھر کے ایک فرد کی حیثیت سے بخشا گیا۔ اب بھی جب اس زمانہ کا تصور کرتا ہوں۔ تو تشکر و امتنان کے جذبات سے میرا رواں رواں ان کے اور ان کے تمام خاندان کے لئے دعاؤں اور عقیدت کے پھول نچھاور کرنے لگتا ہے۔

ایک مرتبہ موسم گرما کی تعطیلات میں جب میں گھر جانے لگا۔ تو حضرت امی جان رض نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ سے میرے متعلق کہا۔ کہ اسکو چھٹیوں میں یہیں رکھیں۔ بچے عموماً گھروں پر جا کر تعلیم سے غافل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میں تمام تعطیلات میں آپ کے مکان پر رہا۔

امی جان رض نے شاید اس نفسیاتی احساس کے مدنظر کہ ممکن ہے اسے گھر کی آزادی اور بے تکلفی کے خیال سے والدین اور بہن بھائیوں کی یاد تڑپائے۔ یا گھر کی تمام تر سہولتیں میسر نہ پا کر اس کا جی اکتا جائے۔ انہوں نے میرے آرام و آسائش میں کوئی کمی نہ اٹھا رکھی۔ اور پھر اکثر حضرت میر صاحب رض سے دریافت فرماتیں۔ یہ کوئی تکلیف تو نہیں محسوس کرتا۔ پھر یہیں تک بس نہیں کیا۔ بلکہ میری پڑھائی کے لئے ایک فاضل استاد مقرر کر دیئے۔ جو ہر صبح مجھے دو تین گھنٹہ تک مختلف کتب کے مشکل مقامات حل کراتے۔ بعض مقامات جہاں تک میرے فاضل استاد کے ادراک کی اڑانیں نہ پہنچ سکتیں۔ وہاں حضرت میر محمد اسحاق صاحب رض میری راہنمائی فرماتے۔

پھر دن بھر میں آرام کے اوقات کے علاوہ مختلف مضامین مجھے طبع آزمائی کے لئے دیتے۔ جب میں لکھ کر لاتا۔ تو امی جان رض انہیں پڑھ کر میری حوصلہ افزائی کے خیال سے تعریفی کلمات کے ساتھ زبان وغیرہ کی مناسب اصلاح کی طرف لطیف اشارے فرماتیں۔

انہی ایام کا ذکر ہے۔ جب میں "جامعہ" کی فرسٹ ایر میں تعلیم پا رہا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت علامہ میر محمد اسحاق صاحب رض ایک شدید مرض میں مبتلا ہو کر عرصہ دراز تک صاحب فراش رہے۔ غالباً ڈبل نمونیہ کی شکایت تھی۔ ان تشویشناک حالات کے مدنظر آپ کی شفا کی بہت کم امید سمجھی جاتی تھی۔ ڈاکٹر اور تیماردار بھی گھبرا رہے تھے۔ اور آپ کی بیماری انتہائی نازک مراحل سے گزر رہی تھی۔ لیکن ان تمام حالات کے باوصف ایک وجود تھا۔ جس نے صبر کے دامن کو نہایت دلجمعی اور پورے ضبط کے ساتھ نہایت مضبوطی سے تھامے رکھا۔ اور خدا کے آستانہ پر آپ کی شفایابی کی ملتجی رہیں۔ وہ حضرت امی جان رض تھیں۔

میں چونکہ مردانہ میں حضرت میر صاحب رض کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ اس لئے امی جان رض کی ان پُرسوز کیفیات کا علم ہوتا رہتا تھا۔ جو دعا کے وقت آپ پر وارد ہوتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت میر صاحب رض کی بیماری کے متعلق کسی نے کچھ زیادہ گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ تو آپ نے نہایت پرجلال لہجے میں فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ مجھے خدا نے تسلی دی ہے کہ آپ کو ضرور شفا ہوگی۔

ایسے خطرناک حالات میں عموماً خواتین دل چھوڑ جاتی ہیں۔ ان کے صبر کا جام چھلک جاتا ہے۔ اور سوائے گھبراہٹ اور بے چینی کے انہیں کچھ نہیں سوجھتا لیکن آپ ہر گام پر صبر کا پیکر بنی رہیں۔ تیمارداری سے متعلق ہر قسم کی ہدایات دیتیں۔ کھانے وغیرہ کے انتظامات کرتیں۔ تو رات کو ہمہ نیستی اور عجز کی تصویر بن کر خدا کے حضور اپنے شوہر نامدار کی شفایابی کے لئے سربسجود ہو جاتیں۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خدائے قدوس پر آپ کو کتنا پختہ ایمان تھا۔ اور اپنے محبوب شوہر سے کس قدر فدائیت کے جذبات آپ کی رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے تھے۔ آخر آپ کی التجائیں سنی گئیں۔ اور خدا نے اپنے فضل سے حضرت میر صاحب رض کو اس مرض سے شفا بخشی۔

قادیان میں رمضان المبارک کے روح پرور ایام کا ذکر ہے۔ کہ میں حضرت میر صاحب کی ہدایت کے ماتحت باقاعدہ مسجد اقصیٰ کے درس القرآن میں شریک ہوتا۔ تو تمام درس سن کر کاپی میں اس کے نوٹ بھی لیتا رہتا۔ اور جب حضرت میر صاحب رض کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ تو آپ مردانہ میں مجھے ایک طرف بٹھا لیتے۔ درمیان میں خود تشریف فرما ہوتے۔ اور زنانہ میں اندر کی کوٹھی کے پاس حضرت امی جان رض قرآن کھول کر بیٹھ جاتیں۔ اور فرماتے تم پڑھو۔ امی جان سنتی ہیں۔ چنانچہ میں اپنے تحریر کردہ نوٹوں کی مدد سے تمام سیپارہ دہراتا جاتا۔ اور امی جان رض سنتی جاتیں۔ اور کئی ایک مقامات پر میری اصلاح بھی فرماتیں۔ اور بعض مقامات پر تو ایسے عجیب اور اچھوتے نکات بیان فرماتیں جن سے خاص روحانی حظ حاصل ہوتا۔ اور زبان سے بے اختیار مرحبا کے الفاظ نکل جاتے۔ اس وقت سے اب تک میرے لوحِ قلب پر ان کے تبحر علمی گہرے مطالعہ اور علوم دینیہ (خصوصاً حدیث) پر پورے عبور کے پائدار نقوش مرتسم ہیں۔ اور پھر اس پر مستزاد حضرت علامہ میر محمد اسحاق صاحب رض کے توضیحی معارف جو آپ درمیان میں نہایت لطیف اور دلنشین پیرایہ میں بیان فرماتے جاتے۔

آپ کی اس خطرناک بیماری کے دوران میں جب آپ کا ابھی ربوہ میں ہی مکرم و محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت علاج ہو رہا تھا۔ مجھے بھی اکثر انجکشن وغیرہ کے سلسلہ میں طبی خدمات کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت آپ کافی نحیف ہو چکی تھیں۔ مشکل سے ہی کوئی چیز حلق کے نیچے اترتی تھی۔ صرف خون پیدا کرنے والے اور اعصاب کو تقویت دینے والے انجکشنوں پر طاقت قائم تھی۔ لیکن ان صبر آزما لمحات میں بھی آپ نے جس قدر گرانقدر صبر و استقلال اور پامردی کا شاندار نمونہ دکھایا وہ لائق تحسین تھا۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور انہی عظیم الشان ماں کے بچھڑ جانے پر آپ کی اولاد کو صبر کی توفیق بخشے۔ اور ہر قسم کی دینی و دنیوی نعماء سے نوازے۔ اور ان کو اپنے والدین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیوں بار بار یاد دلایا جاتا ہے؟

فرمایا:-

(۱) "جیسا کہ میرا ارادہ ہے انیس سال کے پورا ہونے پر جن لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے (اگرچہ یہ چندہ بعد میں بھی جاری رہے گا۔ لیکن جن لوگوں نے اس وقت تک اس تحریک میں حصہ لیا ہے) ان کے نام ریکارڈ میں محفوظ کر لئے جائیں۔"

اس سے ظاہر ہے کہ آپ کا نام انیس سال تک چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں میں آنے والوں میں آئے گا۔ نام آنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ آپ نے نہ صرف انیسویں سال کا ہی وعدہ ادا کر دیا ہے۔ بلکہ اگر گزشتہ کسی سال کا بھی بقایا ہے۔ وہ بھی ادا ہو گیا ہو۔

(۲) "میرا ارادہ ہے کہ انیسویں سال کے اختتام پر ایک رسالہ شائع کیا جائے۔ اور اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں جنہوں نے اشاعت اسلام میں مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے۔ جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے دی۔ اس طرح آئندہ بھی اس رنگ میں مختلف اوقات پر مختلف طریقے استعمال کئے جائینگے جن سے ان لوگوں کے نام بطور یادگار محفوظ کر لئے جائیں گے۔ تا بعد میں آنے والے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور ہم آئندہ آنے والوں کے سامنے ان لوگوں کی مثال پیش کر سکیں۔"

کیا آپ نے انیس سال میں اشاعت اسلام میں مدد کر دی؟ اگر نہیں تو اب تو صرف دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ "بار بار بتانے کی ضرورت اس لئے ہے کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا وہ اب سن لیں۔ اور پھر بسا اوقات سستی اور غفلت ہو جاتی ہے۔ اور دوبارہ بیان کرنے سے انسان کو موقعہ مل جاتا ہے۔ کہ وہ سستی اور غفلت کو ترک کر کے بیدار ہو جائے۔ اسے اس طرف توجہ ہو جائے۔"

(۳) اخبار اور خطوط کے ذریعہ تحریک جدید کے مجاہدوں کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ وہ اپنے وعدے فوری پورے کریں۔ کیونکہ وقت اسی فیصدی ہو چکا۔ لیکن ادائیگی ۴۹ فیصدی ہے۔ یہ کمی اس قدر ہے کہ تحریک جدید کے کارکنان کو ۱۱اونس بھی ادا نہیں کئے جا سکے پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا وعدہ واجب الوصول ہے۔ وہ فوری توجہ کر کے اس مہینہ میں ادا فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

سائنس والے میٹرک پاس طلباء کے لئے نادر موقعہ

ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب لاہور نے ۱۲ تا ۲۲ سال کی عمر والے میٹرک پاس امیدواران سے میڈیکل سکول لاہور میں جو نیا جاری ہو رہا ہے ۲۵ ستمبر تک درخواستیں طلب کی ہیں۔

(بحوالہ سول ملٹری لاہور مورخہ ۱۶ـ۹ـ۵۳) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں محمد صادق صاحب ولد میاں محمد ابراہیم صاحب ساکن چناواں ڈاکخانہ کالی صوبہ خان ضلع گوجرانوالہ سابق درویش قادیان کا ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

پروگرام سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی

مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۵۳ء بروز اتوار بمقام احمدیہ ہال کراچی

پہلا اجلاس (۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک)

۹ بجے سے ۹-۵ منٹ تک تلاوت قرآن کریم۔ محمد اکرم حلقہ جیکب لائن۔

۹-۵ منٹ سے ۹-۱۵ تک عہد نامہ جناب چوہدری احمد جان صاحب کی معیت میں تمام اطفال دہرائینگے

۹-۱۵ سے ۹-۲۰ " نظم نسیم احمد حلقہ گولی مار

۹-۲۰ سے ۹-۳۰ " افتتاحی تقریر و دعا جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی۔

۹-۳۰ سے ۹-۴۰ رپورٹ کارگذاری مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی چوہدری محمود احمد ناظم اطفال کراچی۔

۹-۴۰ سے ۹-۵۰ صفائی کا جائزہ تمام اطفال کی صحت جسمانی اور لباس کی صفائی کا معائنہ کیا جائے گا۔

مقابلہ جات

۹-۵۰ سے ۱۰-۳۰ تک قرآن خوانی ناظرہ سب اطفال حصہ لے سکتے ہیں۔

قرآن کریم باترجمہ پارہ اول " " "

۱۰-۳۰ سے ۱۰-۵۰ تک۔ پیغام رسانی۔ دس سال سے ۱۵ سال کے بچوں کے لئے

نماز (زبانی) ۷ سال سے دس سال کے بچوں کے لئے صرف

۱۰-۵۰ سے ۱۱-۱۵ تک نظم خوانی ۱۰ سال سے ۱۵ سال کے بچوں کے لئے۔

۱۱-۱۵ سے ۱۱-۳۰ تک پرچہ دینی معلومات ۱۰ سال سے ۱۵ سال کے بچوں کے لئے۔

۱۱-۳۰ سے ۱۱-۵۰ تک مشاہدہ۔ معائنہ۔ یادداشت سات سال سے دس سال کے اطفال کے لئے۔

۱۱-۵۰ سے ۱۲ بجے تک نظم نعیم احمد۔ سلیم احمد اور جمیل احمد مل کر پڑھیں گے

وقفہ:- ۱۲ بجے سے دو بجے تک کھانا اور نماز ظہر

دوسرا اجلاس (۲ بجے سے لے کر ۵ بجے سہ پہر تک)

۲ بجے سے ۲-۵ تک تلاوت قرآن کریم۔ نسیم احمد حلقہ گولی مار

۲-۵ سے ۲-۱۰ تک نظم سلیم احمد حلقہ رام سوامی

مقابلہ جات

۲-۱۰ سے ۳ تک مقابلہ تقریری ۱۰ سے ۱۵ سال کی عمر کے بچوں کے لئے

۳ بجے سے ۴ بجے تک۔ کھیلوں کا پروگرام۔

۴ " سے ۵ " " تقسیم انعامات و خطاب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔

۵ " سے ۵-۵ منٹ تک دعا۔ اختتام۔

نوٹ: کراچی کے تمام پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات کے احباب جماعت (انصار و خدام) سے اجتماع میں شامل ہونے کی پرزور تحریک کریں۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ کی آگاہی کے لئے تحریر ہے۔ کہ ہال میں پردہ کا انتظام کیا جائیگا۔ زعماء کرام مقابلوں میں شامل ہونے والے اطفال کی لسٹ ۲ر اکتوبر بعد نماز جمعہ خاکسار کو دے دیں۔

الداعی:- خاکسار محمود احمد ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی۔

دعائے مغفرت

ہمارے ایک مخلص اور سرگرم رکن مکرم چوہدری امیر الدین صاحب نمبردار موضع جاہمن تھانہ سرکی ضلع لاہور کو ان کے بعض دشمنوں نے نہایت بے دردانہ طور پر قتل کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ اپنے گاؤں سے دور ایک میل پر جنگل سے گزر رہے تھے۔ تو اچانک چھپے ہوئے دشمنوں نے برچھیوں کلہاڑیوں اور تلواروں سے حملہ کر کے نہایت بے دردانہ طور پر قتل کر دیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار جمال الدین گل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ اور اب زیادہ کمزور ہو رہی ہیں۔ نیز شیخ محمد دین صاحب سیکرٹری مال جماعت سرگودھا ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ مخلصین جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ابراہیم کارکن المصلح کراچی)

آئینہ خدا نما — حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(از پرویز صاحب ربوہ)

دنیا میں کروڑہا انسان پیدا ہوئے۔ ان میں سے انبیاء علیہم السلام کا درجہ ہمیشہ افضل رہا۔ لیکن انبیاء علیہم السلام میں سے بھی صرف ایک انسان سب سے بڑھ کر آئینہ خدا نما یا مظہر نورِ خدا کہلانے کا مستحق بنا۔ اور وہ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

انسان سورج کو اس کے طلوع ہونے سے سات آٹھ گھنٹے قبل نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ اس کی شعاعیں محدود ہوتی ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی شعاعیں انبیاء علیہم السلام نے صدہا سال قبل دیکھیں اور بتایا کہ دنیا میں ایک عظیم الشان انسان پیدا ہوگا جو حقیقی طور پر انسانیت کو خدا تعالیٰ سے روشناس کرا سکے گا۔ اس کی تعلیم دنیا کی سب تعلیموں سے افضل اور اعلیٰ ہوگی۔ وہ دنیا کے سب انسانوں سے زیادہ عظمت والا ہوگا۔ وہ مجسم نور ہوگا جو تمام دنیا کو منور کرے گا وہ رحمت ہوگا جو دنیا کو زوال سے بچائے گا اس کا کلام خدا کا کلام اور اس کا ظہور خدا کا ظہور ہوگا۔ اس کے سامنے بڑے بڑے بادشاہ سرنگوں ہوں گے۔ وہ صدق کا دوست اور شر کا دشمن ہوگا۔ وہ قوموں پر راستی ظاہر کرے گا۔ اور نہیں تھکے گا۔ جب تک کہ راستی کو دنیا پر قائم نہ کرے۔

خدا کا یہ مقدس اور برگزیدہ انسان سرزمین عرب سے آج سے چودہ سو برس پیشتر نمودار ہوا اور اپنے ہونٹوں کی ایک ہی جنبش سے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اور نیا نظام اور دنیا آسمان پیدا کیا۔ دنیا کے مذہب اس مقدس وجود کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے یاد کرتی ہے۔ آپ کی عظمت اور جلالیت کا اقرار آپ سے پہلے آنے والے تمام نبیوں نے بھی کیا اور آپ کے بعد پیدا ہونے والے مجددین نے بھی۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام زبور ۴۵ میں بیان کرتے ہیں:۔

”تو حسن میں بنی آدم سے کہیں
زیادہ ہے۔ تیرے لبوں میں نعمت
بتائی گئی ہے۔ اسی لئے خدا نے
تجھے ابد تک مبارک کیا۔ اے پہلوان
تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے
اپنی ران پر لٹکا۔ امانت، حلم اور
عدالت پر اپنی بزرگواری اور
اقبالمندی سے سوار ہو کر تیرا داہنا
ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھائے گا
بادشاہ کے دل میں تیری ہیبت سے
لوگ تیرے سامنے گر جاتے ہیں تو نے
صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی
اسی لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی
کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ
تجھے معطر کیا۔ بادشاہوں کی بیٹیاں
تیری عزت والی عورتوں میں ہیں۔“

مندرجہ بالا تمام صفات ہم کو سوائے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی انسان میں نظر نہیں آتیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضور حسن میں یکتا تھے۔ آپ کے ماننے والوں کو جو اعلیٰ مراتب دیئے گئے۔ جو کسی اور نبی کے ماننے والوں کو نہیں دیئے گئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی تعلیم کو آخری قرار دیا۔ اور ابد تک قائم کیا۔ حضور نے تمام دنیا میں اپنی امانت، حلم، عدالت اور صداقت کا سکہ بٹھا دیا۔ حضور کے خدام کے سامنے بڑے سے بڑے بادشاہ سرنگوں ہوئے۔ صرف اس لئے کہ حضور نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی خدا تعالیٰ نے اپنی رضا کے عطر سے ان کو ممسوح کیا۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کے سب سے بڑے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توریت میں یہ لکھا ہے:۔

”خدا سینا سے آیا اور فاران کے پہاڑ پر سے ان پر چمکا۔“

فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ ہے جس کے پہلو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سکونت پذیر ہوئے اور سب دنیا جانتی ہے۔ کہ فاران یعنی مکہ معظمہ سے اور کوئی نبی نہیں اٹھا سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اسی طرح یوحنا نبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالیت و عظمت کا اقرار کرتے ہوئے بطور پیشگوئی گواہی دی۔

”میں تمہیں توبہ کے پانی سے بپتسما
دیتا ہوں۔ لیکن وہ جو میرے بعد آئیگا
وہ مجھ سے قوی تر ہے کہ میں اس
کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں
وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے
بپتسما دے گا۔“

اس پیشگوئی پر عیسائی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے کی گئی ہے۔ لیکن در اصل یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی گئی ہے۔ کیونکہ پیشگوئی میں بعد میں آنے والے کا ذکر ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یوحنا کے ہم عصر تھے۔ جب حضرت عیسیٰ نے خود اقرار کیا ہے۔ کہ ان کی تعلیم ناقص ہے اور ان سے بعد میں آنے والا انسان صحیح تعلیم لائیگا تو یہ اعتراض کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل میں اقرار کرتے ہیں:۔

”میری تعلیم ناقص ہے کیونکہ
ہنوز لوگوں کو کامل تعلیم کی برداشت
نہیں۔ مگر وہ روح راستی جو نقصان
سے خالی ہے وہ کامل تعلیم لائے گا
اور لوگوں کو نئی باتوں کی خبر دے گا۔“

بلکہ انجیل برنباس میں تو صریح طور پر لفظ محمد لکھا ہوا ہے۔ اس کے لئے عیسائی یہ ناکارہ عذر پیش کرتے ہیں۔ کہ یہ لفظ مسلمانوں نے انجیل میں لکھ دیا ہوگا۔ یا خود کتاب تالیف کر دی ہوگی۔

رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور جمال کی یہ جھلک جس کا نظارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے انبیاء نے کیا۔ اپنی مثال آپ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند و ارفع شان کا بے نظیر ثبوت ہے۔ مگر وہ امر جس نے آپ کو انبیاء کی صف میں بہت ہی ممتاز حیثیت دی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے چودہ سو برس بعد بھی آپ کے نور کی شعاعیں نظر آ رہی ہیں۔ اور ہر صاحب بصیرت انسان کو منور کر رہی ہیں چنانچہ امام عصر حاضر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اہل عالم کو یہ بتاتے ہوئے کہ ”ختم الذی ینقطعی لا ماتی“ آپ نے رسول عربی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور آپ کے نور سے روشنی حاصل کی ہے۔ نہایت پُر شوکت الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

”اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہر تام الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے۔ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔ جن کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منور کر رہی ہیں۔ اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نور قدیم تک پہنچا رہی ہیں۔ کیا ہی خوش نصیب ہے وہ آدمی جس نے محمد مصطفیٰ کو پیشوائی کے لئے قبول کیا۔ اور قرآن شریف کو راہنمائی کے لئے اختیار کیا۔“

(سرمہ چشم آریہ صفحہ حاشیہ ۲۱۲)

تمام انبیاء علیہم السلام نے گواہی دی ہے۔ کہ آئینہ خدا نما اور مظہر تام الوہیت حقیقی طور پر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جن کے نور کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منور کر رہی ہیں۔ مبارک ہے۔ وہ شخص جس نے اس نور سے استفادہ حاصل کیا۔ کیونکہ دنیا میں خدا تعالیٰ جلشانہ کو پانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں مضمر ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ
محمد و علیٰ آل محمد
و بارک و سلم انک
حمید مجید

اعلان دار القضاء ربوہ

مولوی عبدالرحمن صاحب انور ربوہ نے اپنے والد مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی مرحوم کا بقیہ زرِ امانت مبلغ ۱۰۵/- روپے مرحوم کے حصہ جائداد میں ادا کئے جانے کی درخواست کی ہے۔ جس پر مکرمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ زوجہ مرحوم اور امۃ الحمید بیگم صاحبہ و سعیدہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم نے تصدیق کی ہے۔ بذریعہ اعلان متعلقین کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو بیس یوم تک دار القضاء میں درخواست دے۔ اس کے بعد کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ اگر کسی سے کوئی قرض لینا ہو۔ تو وہ مدت معینہ کے اندر اطلاع دے۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

شکریہ

میری اہلیہ کی وفات پر اکثر دوستوں کے ہمدردی بھرے تعزیت نامے مجھے پہنچ رہے ہیں جو میرے لئے باعثِ تسکین ہیں میرے لئے فرداً فرداً ایسے خطوط کا جواب لکھنا موجودہ حالات میں مشکل ہے۔ اس لئے میں اخبار کے ذریعہ ان تمام احباب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(خاکسار محمد بخش میر۔ ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ترقی و خوشحالی کے حصول کا حکمی نسخہ

منقول از روزنامہ شہباز پشاور ۱۶ ستمبر ۱۹۵۳ء

پاکستان کے رہنے والوں کو جو اقتصادی اور اجتماعی مشکلات درپیش ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے ہر مفکر سرگرداں ہے۔ اور مختلف گوشوں سے مختلف آوازیں بلند ہو کر عوام کے لئے تحیر کا باعث ہو رہی ہیں۔ ہر سیاسی اور ہر نیم مذہبی نیم سیاسی جماعت اس کی دعویدار ہے کہ فلاح و بہبود کا نسخہ اسی کے پاس ہے۔ اور دوسرے سب کے سب گمراہ ہیں۔ اگر ایسی حالت میں کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ بلکہ مسائل میں نئی نئی گرہیں پڑتی جاتی ہیں تو اس میں کوئی مقام تعجب نہیں۔

سوال یہ ہے کہ وہ کونسی صراط مستقیم ہے۔ جس پر چل کر نہ صرف پاکستانی۔ بلکہ پورا عالم انسانی فلاح کی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ آج دنیا میں طرح طرح کے نظریے پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور کچھ مدت سے مارل ری آرمے منٹ یعنی تجدید اخلاق عالیہ کی ایک تحریک بھی یورپ میں جاری ہے۔ یعنی دیار فرنگ کے بعض مفکر آج اس نقطہ پر پہنچے ہیں۔ کہ جب تک انفرادی اور قومی اخلاق درست نہ ہوں گے دنیا اطمینان کا سانس نہ لے سکے گی۔ حالانکہ آج سے چودہ سو سال پیشتر دنیا کا سب سے بڑا معلم اخلاق اعلان کر چکا ہے۔ کہ میں دنیا میں محض اس غرض سے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق کو ان کے کمال تک پہنچا دوں بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ فرمایا کہ میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ کہ اخلاق کی بزرگیوں کو درجہ اتمام تک پہنچا دوں۔ اور صرف دعوے ہی نہیں کیا۔ بلکہ اخلاق عالیہ پیدا کرنے کے لئے ایک پورا ضابطہ حیات تیار کر دیا۔ اس پر خود عمل کر کے دکھایا اور اس پر عمل کرنے والے بھی پیدا کر دیئے۔ اسلام کی اخلاقی تعلیمات آج تک قرآن حکیم میں اور ان تعلیمات پر عمل کرنے والوں کے حالات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ اخلاق کی صرف وہی اقدار پائیدار ہیں۔ جو ہمیں انبیاء علیہم السلام سے ملی ہیں۔ اور انہی میں دنیا کی بہبود کا راز مضمر ہے۔ ورنہ سیاسی اقتصادی اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے کے لئے بڑے بڑے کارل مارکس پیدا ہوئے جنہوں نے اخلاق کی مستقل اقدار کو ٹھکرا کر مادیت کو انسانیت کا مقصود آخری قرار دیا۔ اور ناکام رہے۔ کیونکہ انہوں نے انسانیت کو خوشحالی اور طمانیت دینے کی بجائے اس کو ان نعمتوں سے محروم کر دیا اسلام نے اعلان کیا کہ ایک انسان کو دوسرے پر نیک عملی کے سوا اور کسی اعتبار سے فضیلت حاصل نہیں انسان کو خدا کے سوا کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ سچائی، صبر و تحمل۔ بنی نوع ہمدردی کی اساس ہی انسداد فساد ہر شخص کا مطمح نظر ہونا چاہیئے اور بدکاری حرص و ہوا۔ حق کشی۔ عناد و فساد سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ قومیں ایک دوسری سے عادلانہ سلوک کریں۔ اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی دشمنوں کے ساتھ بھی لطف و رحمت سے پیش آنا چاہیئے۔

یہ وہ اخلاق عالیہ ہیں۔ جن کی پابندی ہر فرد ہر جماعت اور ہر قوم کے لئے موجب امن و فلاح ہو سکتی ہے۔ اگر ہر فرد نہایت شرافت کے ساتھ حلال کی روزی پیدا کرے۔ اپنے بال بچوں۔ اپنے والدین۔ اپنے رشتہ داروں۔ اپنے حاکموں اور اپنے محکوموں کے حقوق خوشدلی سے ادا کرے۔ کسی کا حق نہ مارے کسی کو تکلیف نہ دے۔ کسی کو ناجائز ستانے کی کوشش نہ کرے۔ اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہر وقت ایثار کے لئے تیار رہے۔ تو تصور کیجئے کہ ایسے افراد سے جو قوم تیار ہو گی۔ وہ دنیا میں کامیابی اور آبرومندی کی کس بلندی پر پہنچ جائے گی۔

وہ قوم دوسری قوموں سے روابط کے معاملے میں نہایت منصف مزاج اور عادل ہو گی۔ لہٰذا کسی بین اقوامی جھگڑے اور مناقشے کا امکان ہی نہ ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قومی سیرت و کردار کی اصل بنیاد فرد کے اخلاق ہیں۔ اور فرد کو اس معاملے میں اسلام نے ایک ایسی صراط مستقیم مہیا کی ہے۔ جس پر چل کر وہ بآسانی پورے عالم انسانیت کی اصلاح کر سکتا ہے۔

اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ مسلم معاشرہ اسی دن سے ذلت کے گڑھوں میں گرنا شروع ہوا۔ جس دن اس کے افراد نے اخلاق و کردار کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ اور پھر یہ حادثہ تو حال ہی میں ہمارے سامنے پیش آیا ہے۔ کہ تقسیم ہند کے بعد سے مسلمانوں کے اخلاق روز بروز گرتے چلے جاتے ہیں۔ آغاز تقسیم میں جو لوٹ مار۔ رشوت ستانی اور بے حیائی۔ اور خیرہ چشمی کا طوفان برپا ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ خیال یہ تھا کہ غیر معمولی حالات کے گذر جانے کے بعد معاشرہ پھر اپنے معمول پر آ جائے گا۔ لیکن اب تک اس کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ ایک زمانہ تھا کہ جب کوئی خلاف اخلاق حرکت کرتے ہوئے۔ یا ناجائز طور پر کوئی چیز حاصل کرتے ہوئے مسلمان کا ضمیر اس کو ملامت کرتا تھا۔ لیکن آج قلوب اتنے سیاہ ہو چکے ہو چکے ہیں کہ بڑے بڑے مدعیان تقوٰی بے تک دھڑلے سے چور بازاری اور رشوت خواری میں مصروف ہیں۔ اور دوسروں کا حق مارنے میں انہیں ضمیر کی ذرا سی چبھن بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ قطعاً تباہی و بربادی کے آثار ہیں۔ ایسی بیباکی و نافرمانی قدرت کو ہرگز پسند نہیں۔ اور پاداشِ عمل زیادہ مدت تک ملتوی نہیں رہ سکتی۔

اگر قوم کی حالت خراب ہے۔ اور قومی اخلاق و کردار ہر نیک نیت شخص کے نزدیک پست ہو چکے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہی ہے کہ افراد اخلاق سے عاری ہیں۔ کیونکہ قوم بہرحال افراد ہی کے مجموعے کا نام ہے۔ پس لازم آیا کہ افراد دوسروں کو ملامت کرنے۔ لیڈروں اور حاکموں کو گالیاں دینے اور قوم کی حالت پر آنسو بہانے کے بجائے۔ اپنی ذاتی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ قوم بحیثیت مجموعی کسی طریقے سے بھی اخلاق عالیہ کی پابند نہیں بنائی جا سکتی۔ ہرحال میں فرد ہی کو اپنی اصلاح کرنی پڑے گی۔ صرف اخلاق و کردار ہی انفرادی و اجتماعی زندگی کے نیک و بد کے ذمہ دار ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پیغمبروں نے بھی اپنے مقدس کام کا آغاز افراد ہی کی اصلاح سے شروع کیا۔ خود ہمارے آقا و مولیٰ نے سب سے پہلے چند افراد کے اخلاق و اعمال درست کئے۔ پھر ان کو نمونہ بنا کر دوسروں کے سامنے پیش کیا۔ اس طرح پورا معاشرہ نیک کردار بن گیا۔ اس لئے ہمارے علماء و زعماء کو چاہیئے۔ کہ پیغمبر کے طریق عمل کی پیروی کریں۔ اور ارشاد و ہدایت کا وہی نسخہ استعمال کریں۔ جو آج سے چودہ سو سال پہلے۔ نہایت کارگر ثابت ہو چکا ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ مسلمان دنیا میں خوشحالی اور عزت و آبرو صرف اسی صورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے ہر فرد ان اخلاق کی پابندی اختیار کرے۔ جو معلم اخلاق رصلعم نے سکھلائے تھے۔ اس کے سوا اور کوئی فلاح کا طریقہ نہیں۔

(قاضی اظہار الحسن نعمانی)

قربانی کس طرح ہو سکتی ہے

قربانی تو کہتے ہی اس امر کو ہیں کہ انسان اپنی ضروریات کم کرے۔ اپنا پیٹ کاٹے اور پھر خدا تعالےٰ کی راہ میں چندہ دے۔ خوب یاد رکھو خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ اسے ضرور نوازتا ہے۔ پس حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر کہ ایک کھانا کھاؤ اور سادہ زندگی بسر کرو۔ عمل کر کے اپنا تحریک جدید کا چندہ ادا کرو۔ اب تو سال کا آخری وقت آ گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام فرماتے ہیں:-

بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر گر ہمت شود پیدا

(وکیل المال تحریک جدید)

زیورات

جو رکھے رہیں۔ اور کبھی کبھی پہنے جائیں ان کی زکوٰۃ دینی چاہیئے سونے کے ساڑھے سات تولہ وزنی زیور پر ۱/۴۰ حصہ یعنی ۲ ماشہ ۲ رتی ۴ چاول زکوٰۃ اور چاندی کے ۵۲ ½ تولہ زیورات پر ۱ تولہ ۳ ماشہ ۶ رتی زکوٰۃ واجب ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ڈاکٹر اے۔ ایم مالک ٹوکیو میں ایشیائی علاقائی کانفرنس کا افتتاح کرنے کے بعد کراچی واپس تشریف لے آئے!

کراچی ۲۰ر ستمبر۔ وزیر محنت ڈاکٹر اے۔ ایم۔ مالک ٹوکیو سے ۱۹ر ستمبر کی رات کو کراچی واپس پہنچ گئے۔ آپ وہاں "بین الاقوامی ادارہ محنت" کی مجلس عاملہ کے صدر کی حیثیت سے ادارے کی ایشیائی علاقائی کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ پاکستانی وفد کے دوسرے ممبران ابھی ٹوکیو میں ہی مقیم ہیں۔ وہ وہاں ۲۶ر ستمبر تک کانفرنس کے اجلاسوں میں شرکت کریں گے۔

جاپان کے دس روزہ قیام میں ڈاکٹر مالک نے جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا اور وزیر محنت دینتاہو کا ساکا سے ملاقات کر کے مشترکہ مفادات کے امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے متعدد کارخانوں کا معائنہ کیا۔ اور ان کے مالکان کے علاوہ مزدوروں سے بھی بات چیت کر کے ان کے حالات سے آگاہی حاصل کی۔ آپ دیہی علاقے میں بھی تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے جاپانی کسانوں کی حالت کو بچشم خود دیکھا۔ آپ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ جاپانی بہت محب وطن واقع ہوئے ہیں۔ آپ نے ان تمام لوگوں کے طرز عمل کو جن سے آپ کو ملنے کا اتفاق ہوا انتہائی دوستانہ قرار دیا۔ آپ نے پاکستان اور جاپان کی مشترکہ ثقافتی ایسوسی ایشن کے کام کو بھی سراہا۔ جو ٹوکیو میں دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کو اور زیادہ استوار کرنے میں نہایت مفید خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ علاقائی کانفرنس کے ضمن میں آپ نے بتایا ہے کہ ممبر ممالک کے علاوہ سنگاپور اور ملایا کے نمائندے بھی کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔ جو ملک ابھی بین الاقوامی ادارہ محنت کے باقاعدہ ممبر نہیں ہیں۔ آپ نے کہا۔ زیر بحث امور میں سے ایک مسئلہ علاقے میں صنعتی پیداوار کو بڑھانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اگرچہ یہ مسئلہ ایجنڈے میں شامل نہیں تھا۔ تاہم ہندوستان کی تجویز پر اسے بھی زیر غور لانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایجنڈا میں علاوہ دیگر امور کے مزدوروں کی اجرتوں، رہائشی مکانوں اور نوعمر کاریگروں کی دیکھ بھال اور نگرانی کے مسائل شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ایشیائی ممالک میں انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کی طرف سے فنی امداد کے سلسلے میں جو سرگرمیاں عمل میں آ رہی ہیں۔ ان کا بھی تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

روس اور کمیونسٹ ملکوں کے امریکی سفیروں کی کانفرنس

وی آنا ۲۰ر ستمبر۔ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس اور یورپ کے کمیونسٹ ملکوں میں امریکہ کے سفیروں کی ایک کانفرنس ۲۲ر ستمبر سے ۲۵ ستمبر تک وی آنا میں منعقد ہو رہی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ کانفرنس عام نوعیت کی ہوگی۔

جرمن سفیر نے وزیر قانون سے ملاقات کی

کراچی ۲۰ ستمبر ہز ایکسی لنسی ہر ولف گینگ جنک سفیر وفاقی جمہوریہ جرمنی (مغربی جرمنی) متعینہ پاکستان نے کل آنریبل مسٹر اے کے بروہی وزیر قانون پارلیمانی امور و امور اقلیت سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ اور دونوں ملکوں کے باہمی مفاد کے امور پر ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا۔

دو مسلم لیگی پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے محروم ہو گئے

جناح عوامی لیگ کے دو ممبروں کی عذرداری منظور ہو گئی

لاہور ۱۹ر ستمبر۔ حکومت پنجاب نے آج ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ مسٹر ابو سعید انور اور مسٹر عبد الوحید خاں پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ یہ دونوں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر اسمبلی کے رکن بنے تھے۔ ان کی جگہ حاجی مہربان احمد شاہ اور میاں مشتاق احمد شاہ جو جناح عوامی لیگ کے ممبر ہیں۔ پنجاب اسمبلی کے رکن بن گئے ہیں۔ ان دونوں نے ابو سعید انور مسٹر عبد الوحید خاں کے خلاف انتخابی عذرداری دائر کی تھی۔ جسے منظور کر لیا گیا ہے۔

ملان کی تعریف کرنے پر یونائیٹڈ پارٹی نے اپنے ایک ممبر کو پارٹی سے نکال دیا

کیپ ٹاؤن ۲۰ر ستمبر۔ جنوبی افریقہ کی یونائیٹڈ پارٹی نے جوہنسبرگ سے پارلیمنٹ کے ممبر فرانک وارنگ کو یونائیٹڈ پارٹی سے نکال دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے دو روز قبل جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیر اعظم ڈینیل ملان کی تعریف کی تھی۔ پارٹی کے اس اقدام کے بعد یونائیٹڈ پارٹی میں پھوٹ پڑنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

جنوبی کوریا میں خوفناک وبائیں پھوٹ پڑیں

ٹوکیو ۱۹ر ستمبر۔ پیکنگ ریڈیو نے خبر دی ہے کہ جنوبی کوریا میں چیچک کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ مگر امریکہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر سے اعلان میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ ریڈیو نے اپنی خبر میں بتایا تھا۔ کہ جنوبی کوریا کی حکومت اور امریکی فوج کے حکام کی لاپرواہی کی وجہ سے جنوبی کوریا میں وسیع پیمانے پر وبائیں پھوٹ پڑی ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

کمیونسٹ چین کی کابینہ میں ردوبدل کا اعلان!

وزیر خزانہ اور انتظامی کونسل کے سیکرٹری جنرل کو ان کے عہدوں سے سبکدوش کر دیا جائے

ہانگ کانگ ۲۰ر ستمبر۔ پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ کمیونسٹ چین کی کابینہ میں بعض تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ چنانچہ وزیر خزانہ پو آئی پو اور کمیونسٹ چین کی انتظامی کونسل کے سیکرٹری جنرل لی وے ہان کو ان کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اب مسٹر پو کی جگہ ٹنگ سیاؤ ہنگ وزیر خزانہ مقرر ہوئے ہیں۔ وہ مالی اور اقتصادی امور کی کمیٹی کے نائب صدر بھی ہوں گے۔ سیکرٹری جنرل کے عہدے پر اب لی وے ہان کی جگہ سی چونگ سن کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ کابینہ میں ان تبدیلیوں کی منظوری حکومت کی مرکزی کونسل نے پچھلے دنوں اپنی اٹھائیسویں اجلاس میں دیدی تھی۔ اسی طرح بعض پرانے نائب وزراء کو ہٹا کر ان کی جگہ نئے نائب وزراء مقرر کئے گئے ہیں۔

قبرص میں زلزلہ کئی مکانات گر گئے

قبرص ۲۰ر ستمبر۔ مغربی قبرص کے شہر پافوس میں پھر زلزلہ آ گیا۔ گذشتہ زلزلوں سے جن مکانوں کو نقصان پہنچا تھا۔ وہ کل کے زلزلے میں بالکل منہدم ہو گئے۔ ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ کل تین مرتبہ زلزلہ آیا۔ اور ہر دفعہ ۲ سیکنڈ تک جاری رہا۔

رضوانی جہاز پر سات حاجیوں کا انتقال ہو گیا!

بیس ہزار کا ناجائز سونا اور کرنسی برآمد ہوئی

چاٹگام ۲۰ر ستمبر۔ پرسوں جب حاجیوں کا جہاز "رضوانی" ۱۲۷۴ حاجیوں کو لے کر بندرگاہ چاٹگام میں لنگر انداز ہوا۔ تو دو حاجیوں کے قبضہ سے بیس ہزار روپیہ کی مالیت کا ناجائز سونا اور پاکستانی کرنسی برآمد کی گئی۔ اس جہاز پر جدہ اور چاٹگام کے درمیان سات حاجیوں کی موت واقع ہوئی ہے۔

ڈنمارک میں کل عام انتخابات ہوں گے

کوپن ہیگن ۲۱ر ستمبر۔ ڈنمارک کی پارلیمنٹ کے ۱۷۹ ممبروں کے انتخابات کے لئے کل ۲۲ ستمبر کو سارے ملک میں رائے شماری ہوگی۔

کوئٹہ میں مقناطیسی رسدگاہ کی تعمیر

پیرس ۲۱ر ستمبر۔ یونیسکو کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارہ کی امداد سے کوئٹہ میں مقناطیسی رسدگاہ تعمیر کر رہی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس رسدگاہ میں زمین کے مقناطیسی ردوبدل کا جائزہ لیا جائے گا

جاپان کا اقتصادی و خیرسگالی وفد نئی دہلی روانہ ہو گیا

کراچی ۲۰ر ستمبر۔ جاپان کا اقتصادی و خیرسگالی وفد پاکستان میں پانچ روز قیام کرنے کے بعد کل سہ پہر نئی دہلی روانہ ہو گیا۔ مسٹر یوشی تیو کوئین وفد کے قائد نے کہا۔ کہ ہم تہیہ کر چکے ہیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان جو قریبی اقتصادی تعلقات قائم ہیں۔ انہیں اور مستحکم کرنے کی امکانی کوشش کریں گے

وفد کے ارکان نے پاکستان کے دوران قیام میں آنریبل وزیر اعظم پاکستان دیگر مرکزی وزراء تجارتی نمائندگان اور ملک کے ممتاز سیاسی رہنماؤں سے ملاقات کی۔ علاوہ ازیں کراچی بندرگاہ اور کراچی کے صنعتی علاقہ کا معائنہ بھی کیا۔ جاپانی وفد کے قائد نے ہوائی بندرگاہ پر اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیا جس میں انہوں نے وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ۔ وزارت اقتصادی امور اور دوسری متعلقہ وزارتوں اور پاکستان کے عوام کا شکریہ ادا کیا

محکمہ تعمیرات کے افسروں کی املاک کے متعلق تحقیقات

کراچی ۲۰ر ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے محکمہ تعمیرات عامہ کے افسروں و عملے کی دولت کا اندازہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سال کے آخر میں ملازمین سے ان کے اپنے خاندان کے افراد کی املاک ظاہر کرنے کے لئے کہا جائیگا۔ ملازمین کو اس املاک کے حصول کا ذریعہ بھی بتانا ہوگا۔ محکمہ میں رشوت ستانی کے خاتمہ کے لئے ہر سال ملازمین کی املاک کا جائزہ لیا جایا کریگا۔ محکمہ کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کرنے والی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس اقدام کی سفارش کی تھی

— بقیہ لیڈر صفحہ ۲ —

غنڈہ فہرست پر لایا جا سکتا ہے۔ اس کم وقت میں سب تو بتانا ناممکن ہوگا۔ تاہم کم از کم ان حرکتوں کا تذکرہ ضرور کروں گا۔ جو کہ روزمرہ آپ کے سامنے سرزد ہوتی ہیں۔ اور جن کا جاننا آپ سب کے لئے بے حد ضروری ہے۔ تاکہ آپ اس نئے قانون کو کامیاب بنانے میں ہماری پوری مدد کر سکیں۔

(۱) کسی خفیہ شراب کے بیٹے/جوئے کے بے یا افیون کے اڈے میں آمد و رفت یا ان میں کسی طرح کی شرکت

(۲) منظر عام پر نشہ کی حالت میں گھومنا

(۳) پبلک میں شرمناک الفاظ یا گالیاں استعمال کرنا یا دیا اشارے کرنا

(۴) خیرات کے نام پر جعلسازی سے روپیہ وصول کرنا

اگر آپ لوگوں کو ایسے اشخاص کے متعلق پتہ ہے تو آپ کا اولین فرض ہے کہ آپ اپنے متعلقہ تھانے یا اس نئے محکمہ میں ایسی حرکتیں کرنے والے کا نام اور ان کی حرکتیں فوراً درج کرائیں۔ اس محکمہ میں غنڈہ اشخاص کی فہرست نہایت احتیاط سے تیار کی جاتی ہے تاکہ نہ کوئی ایسا شخص چھوٹ جائے جو ان حرکتوں میں مبتلا ہے۔ اور نہ ہی کوئی بے گناہ خواہ مخواہ کسی ذاتی مخاصمت پر اس فہرست میں شامل ہو جائے۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں ان سب اشخاص کے نام ایک خاص عدالت کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جس شخص کے خلاف کافی شہادت ہوتی ہے اس کا نام غنڈوں کی پکی فہرست پر آ جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اخبارات اور سرکاری گزٹ کے ذریعہ اس کے نام کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ یہ تو معمولی غنڈوں کے متعلق ہوا۔ لیکن ہمارے اس قانون میں شدید یا نمبری غنڈوں کی خاطر مدارات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ تاکہ ان کو اس بات کی شکایت نہ ہو کہ ان میں اور معمولی غنڈوں میں فرق کیوں نہیں سمجھا گیا۔ اب ذرا وہ حرکتیں بھی سن لیجئے کہ جن کے سرزد ہونے کے بعد آدمی نمبری غنڈوں میں آ جاتا ہے

(۱) معمولی غنڈوں کی فہرست پر آنے کے بعد بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آنا

(۲) نوجوان مردوں یا عورتوں کو بری راہ پر لگانا

(۳) عورتوں اور نوجوان لڑکوں سے چھیڑ چھاڑ کرنا

(۴) شرمناک کتابیں یا رسالے فروخت کرنا یا پبلک میں تقسیم کرنا

(۵) شراب اور دوسری نشہ کی چیزوں کا اڈہ چلانا

(۶) پبلک میں لڑائی جھگڑا کرنا

(۷) لوگوں کو ڈرانا دھمکانا یا ان کے متعلق جھوٹے قصے یا افواہیں زبانی یا تحریری طریقے سے پھیلانا

(۸) کسی اور طریقے سے دوسروں کو ڈرا دھمکا کر کوئی فائدہ اٹھانا یا روپیہ وصول کرنا۔

(۹) جعلی سکہ چلانا یا جعلی بنانا۔ (۱۰) ناجائز طور پر کوئی درآمد یا برآمد کرنا۔ (۱۱) چوری کے مال کی تجارت کرنا۔ اور آخری چیز ذرا غور سے سنئے گا۔ (۱۲) رشوت کے معاملوں میں دلالی کرنا۔ غرضیکہ جتنی باتیں بھی سوسائٹی اور قوم میں ایک ناسور کا کام کرتی ہیں۔ ان سب کو دور کرنے کا انتظام اس نئے قانون میں کیا گیا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں اس معاملہ میں کامیابی بلا آپ کے تعاون کے ناممکن ہے۔ صرف ذرا سی ہمت اور مستعدی کی ضرورت ہے۔ اور جو آپ حضرات کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ یوں تو آپ لوگ اس سلسلہ میں جو کچھ بھی مدد ضروری سمجھیں کر سکتے ہیں۔ لیکن کم از کم اگر صرف تین ہی طریقہ سے آپ مدد کر دیں۔ تو یہ بھی بہت کافی ہے۔

(۱) آپ اپنے محلوں میں شریف ذمہ دار اور قابل اعتبار لوگوں کی کمیٹی بنا کر آوارہ اور بدمعاش لوگوں کی فہرست تیار کر کے اس کی رپورٹ قریبی پولیس تھانہ میں کریں۔ یا اس نئے محکمہ کے انچارج کے علم میں لائیں۔ (۲) اگر آپ میں سے کسی کے سامنے کوئی بیہودگی کی حرکت کسی شخص سے دیدہ و دانستہ سرزد ہو۔ تو بجائے اس پر محظوظ ہونے کے ایسی حرکت کرنے والے کی شکایت قریبی پولیس کانسٹیبل یا افسر سے کریں۔ (۳) اگر خود آپ سے یا آپ کے گھر کی عورتوں سے کوئی آوارہ بدمعاش بدتمیزی کرتا ہے۔ تو بے جھجک اس واقعہ کی اطلاع قریب کے تھانے میں کر دیں۔ اس موقعہ پر بے جا شرم کرنا اور پولیس میں رپورٹ نہ کرنا مجرم کو اس قماش کی اور حرکتیں کرنے میں مدد دینا ہے۔"

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اگر کراچی کے عوام مندرجہ بالا اپیل کے مطابق پولیس اور متعلقہ حکام کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور بیان شدہ طریقوں کے مطابق عمل کر کے صحیح اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کریں۔ تو یقیناً دارالحکومت کراچی سے جو اپنی مرکزیت کی وجہ سے دراصل تمام پاکستان کے اخلاق و تہذیب کا مظہر ہے ان فواحش اور بدکرداریوں کی روک تھام ہو سکتی ہے۔ اور اس سے نہ صرف وہی غنڈے ملک و قوم اور معاشرے کو نقصان پہنچانے سے رک جائیں گے۔ جو عرف عام میں غنڈے سمجھے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ سفید پوش اور جبہ پوش لوگ بھی جو سربازار عوام میں مختلف جھوٹی سچی افواہیں اپنے نیلام دلکش اسٹنڈ لائی سے خطابت کے پورے جوش کے ساتھ پھیلاتے اور زہر چکانی کرتے ہیں۔ ان کو بھی کان ہو جائیں گے۔ اور ایسی قطعاً جرأت نہ ہوگی۔ کہ وہ شریف اور سادہ عوام کی اخلاقی۔ روحانی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو مسموم کر کے ان کو ناکارہ کرنے یا ملک و قوم کے لئے بجائے فائدہ کے نقصان دہ بنانے کی (ص) کوشش کریں۔

ہم متعلقہ محکمہ سے بھی امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ جہاں ظاہری اور معروف قماش کے غنڈوں کے لئے اپنے قانون کو پوری طاقت کے ساتھ استعمال کریگا۔ وہاں وہ اس جہت سے بھی خاص طور پر اس قانون کی افادیت کو وسیع کرنے کی کوشش کریگا۔ اگر اس نے اس غنڈہ گردی کو روک لیا۔ تو یقیناً موجودہ دور میں جرائم کا بہت بڑا نہیں بلکہ سب سے بڑا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اور ملک و قوم کو اپنی ہر قسم کی ترقی اور فلاح کے لئے وہ بہترین اور خوشگوار ماحول میسر آ جائے گا۔ جس کی ہر بہی خواہ وطن کو خواہش اور انتظار ہے۔

ونوبھاوے اور اُن کے اچھوت ساتھیوں پر سناتنی پنڈتوں کا حملہ

تین ہریجن بری طرح زخمی ہوئے مندر میں داخلے کی کوشش تشدد کے بل پر ناکام بنادی گئی

پٹنہ ۲۰ ستمبر۔ کل شام دیوگھر کے قریب جب اچاریہ ونوبابھاوے چند اچھوتوں کو ساتھ لے کر بیدیاناتھ مندر کے دروازے پر پہنچے۔ تو قریباً پچاس پنڈتوں نے حملہ کر کے انہیں خوب زدوکوب کیا ونوبابھاوے کے ساتھیوں میں تین عورتیں بھی شامل تھیں۔ یہ سب لوگ بابا بیدیاناتھ کے درشن کو وہاں گئے تھے۔ اس حملے میں تین آدمیوں کو شدید چوٹیں آئیں۔ ایک بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ حملہ آور پنڈتوں نے ونوبابھاوے کے بھی دوچار گھونسے رسید کئے۔ ونوبابھاوے پرسوں سے جب سے کہ وہ دیوگھر پہنچے تھے۔ اس بات کا پرچار کر رہے تھے۔ کہ اچھوتوں کو مندروں میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے انہوں نے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ جہاں تک خدا سے محبت اور اس کی عبادت کا تعلق ہے۔ سب انسان برابر ہیں۔ عبادت کی راہ میں روکاوٹیں پیدا کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ دوران تقریر میں انہوں نے امید ظاہر کی تھی کہ "بیدیاناتھ مندر" کے منتظمین ہریجنوں کے لئے بھی مندر کے دروازے کھول دیں گے۔ اور اب تک جو ناانصافی ہوتی رہی ہے۔ اس کی تلافی کرنے کا موجب بنیں گے۔ دیوگھر مندروں کے نزدیک بہت متبرک سمجھا جاتا ہے۔ وہاں کے پنڈت اپنی متعصبانہ ذہنیت کے باعث مشہور ہیں۔ آج سے قریباً بیس سال قبل گاندھی جی نے بھی مندر میں ہریجنوں کو داخل کرانے کی کوشش کی تھی اور وہ بھی اس میں ناکام رہے تھے۔ اس وقت سناتنی پنڈتوں نے دیوگھر ریلوے اسٹیشن پر گاندھی جی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کر کے انتہائی غم و غصے کا اظہار کیا تھا

(دی ہندوستان ٹائمز آف انڈیا ۲۰ ستمبر ۱۹۵۳ء)

کاشقائی قبائل کی طرف سے بغاوت کی دھمکی کے پیش نظر حکومت ایران کے احتیاطات

خفیہ پولیس پر چھاپہ مار کر غیر قانونی لٹریچر پر قبضہ کیا گیا۔ تہران میں متعدد اشخاص کی گرفتاری

تہران ۲۰ ستمبر۔ کاشقائی قبائل کی متوقع بغاوت کو روکنے کے لئے کل ایران کی فوجی حکومت کی طرف سے بعض احتیاطی اقدامات عمل میں لائے گئے۔ کاشقائی قبائل نے حال ہی میں دھمکی دی تھی کہ اگر ڈاکٹر مصدق کو رہا نہ کیا گیا۔ تو وہ جنوبی ایران پر قبضہ کر لیں گے۔ تہران کے فوجی گورنر بریگیڈیر زاہدی دادستان نے کہا۔ ان قبائل کی یہ دھمکی دیوانے کی بڑ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ گورنر نے دعویٰ کیا کہ تمام ایران میں صورت حال پوری طرح قابو میں ہے۔ لیکن پولیس کے حکام کا کہنا ہے۔ کہ ان قبائل کی دھمکی کے بعد سے خود تہران میں بھی مصدق کے حامیوں کی سرگرمیاں زور پکڑ گئی ہیں۔ حفاظتی فوج نے کل رات گئے ایک زمین دوز مطبع پر چھاپہ مار کر ایک نئے "اعلان" کے طبع شدہ بنڈل اپنے قبضے میں کر لئے۔ اس میں زاہدی حکومت سے انتقام لینے پر اکسایا گیا تھا۔ پچھلے دنوں مصدق کے حامیوں نے تہران کی جامع مسجد پر بھی ایسے پوسٹر چسپاں کئے تھے۔ جن پر مصدق کی حمایت میں نعرے لکھے ہوئے تھے۔ مظاہرین کے ایک گروپ کی حمایت پارلیمنٹ کے ایک سابق ڈپٹی کر رہے تھے۔ جنہیں گرفتار کر کے شہر بدر کر دیا گیا۔ مسجد کے آگے مظاہرہ کرنے والوں کے منتشر کرنے کے لئے فوج نے دو مرتبہ گولی چلائی۔ اور بعد میں بہت سے مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔ کاشقائی قبیلے کے سردار ناصر نے ایک اور الٹی میٹم شائع کیا ہے۔ جس میں سابقہ مطالبات کے علاوہ حسب ذیل نئے مطالبات بھی شامل ہیں (۱) تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے لئے جو قوانین بنائے گئے تھے۔ انہیں بہ تمام و کمال نافذ کیا جائے (۲) پریس کی آزادی بحال کی جائے (۳) شاہ کی بہن شہزادی اشرف نے ایران واپس آنے کی جو اجازت طلب کی ہے اُسے رد کر دیا جائے۔

انڈونیشیا میں مزدوروں کی ہڑتال ختم ہوگئی

جاکرتا ۲۰ ستمبر۔ گذشتہ دنوں انڈونیشیا کے جن مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی تھی۔ وہ ختم ہوگئی ہے۔ حکومت اور مزدوروں کے نمائندوں کے درمیان پرسوں ہڑتال ختم کرنے کے سوال پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور حکومت نے مزدوروں کے بعض مطالبات تسلیم کر لئے ہیں۔